سوال

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ سوال ثابت ہے؟ کہ کیا آپ نے اپنے رب کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پہچانا؟

جواب

جواب کا خلاصہ

ہ عنہ کی طرف منسوب یہ سوال کہ : "کیا آپ نے اپنے رب کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پہچانا۔۔۔ الخ" یہ بات شیعوں کی کتابوں میں ایک لمبے واقعہ کے ضمن میں موجود ہے، اس کے جھوٹا ہونے کے دلائل اسی واقعہ میں بالکل واضح ہیں، شیعہ اس واقعہ کے ذریعے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ

جواب کا متن

مشمولات

- ول : سیدنا علی کی طرف منسوب قول کی صحت پر تبصرہ
- وم : جملے کے مفہوم پر تبصرہ

لحمد للہ.

ل : سیدنا علی کی طرف منسوب قول کی صحت پر تبصرہ

ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس قول کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کو صراحت کے ساتھ جھوٹ قرار دیا ہے، انہوں نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ :

لی؟

"۔

ں :

یۃ" (942/2)

امہ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ تعالی اسے تباہ و برباد فرمائے جس نے یہ روایت گھڑی ہے، اس کا راوی محمد بن اشرس سلمی کذاب ہے، وہ محمد بن سعید سے بیان کرتا ہے اور وہ اسماعیل بن یحیی سے جو کہ متہم بالکذب راوی ہے۔" ختم شد از "تلخیص کتاب العلل المتناہیۃ" (ص 370)

ی طرح علامہ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

نا؟

تو انہوں نے کہا : مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، ہاں اللہ تعالی نے مجھے خود ہی اپنا تعارف کروایا، بلا کیف اور جیسے چاہا کروایا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ قرآن اور ایمان کی تبلیغ کریں۔۔۔ الخ اس واقعہ کو جوزقانیؒ نے "واھیات" میں ذکر کیا ہے۔

ں 455)

ہ سکا 210

م : جملے کے مفہوم پر تبصرہ

اسی سے ملتی جلتی ایک عبارت اہل علم کی کتابوں میں موجود ہے اور ان میں اس عبارت کے قائل کا نہیں بتلایا گیا صرف اتنا ہے کہ سلف صالحین میں سے کسی نے کہا۔

انچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عبد الوہاب بن ابو الفرج مقدسی کہتے ہیں کہ : یہ بات سلف صالحین میں سے متعدد لوگوں سے منقول ہے کہ کسی سے پوچھا گیا : آپ کو معرفت الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے حاصل ہوئی یا اللہ کی معرفت اللہ نے خود کروائی؟ تو انہوں نے کہا : مجھے معرفتِ الہی خود اللہ تعالی نے عطا کی جبکہ محمد صلی اللہ علیہ

ان کا مقصود یہ ہوتا تھا کہ مومن اللہ اور اس کے رسول کی معرفت خالص اللہ تعالی کی توفیق اور ہدایت سے ہی حاصل کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات پر اپنی ذاتی سوچ بچار سے یہ قطعاً ممکن نہیں ہے، یہی بات اللہ تعالی کے اس فرمان میں موجود ہے :

واأنَّ فيكُم رَسُولَ اللَّهِ لَو يُطيعُكُم في كَثيرٍ مِنَ الأَمرِ لَعَنِتُّم وَلكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيكُمُ الإيمانَ وَزَيَّنَهُ في قُلوبِكُم وَكَرَّهَ إِلَيكُمُ الكُفرَ وَالفُسوقَ وَالعِصيانَ أُولئِكَ هُمُ الرّاشِدونَ *فَضلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعمَةً وَاللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ

ت: 7-8]

ی طرح ایک اور مقام پر فرمایا :

ٰتَينا كُلَّ نَفسٍ هُداها وَلكِن حَقَّ القَولُ مِنّي لَأَملَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الجِنَّةِ وَالنّاسِ أَجمَعينَ

ۃ: 13]

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہدایت کے اسباب اور وسائل کا انکار بھی نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہدایت کے اسباب بنائے ہیں اور ان میں سے سب سے بڑا سبب رسولوں کی دعوت اور تعلیم ہے۔

یے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہے۔

ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ معرفت فکر و نظر اور عقل سے حاصل ہو ہی نہیں سکتی، اسی طرح یہ بھی اس کا مطلب نہیں ہے کہ رسولوں، علمائے کرام اور اہل ایمان کے سکھانے، بتلانے، اور دعوت دینے سے معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

. یہ بات توسب کے ہاں مسلمہ ہے کہ : دل میں علم لوگوں کی بتلائی اور وضاحت کی ہوئی باتوں سے بھی پیدا ہوجاتا ہے، ان کی باتیں بسا اوقات عقلی دلیل کے لیے رہنمائی کرتی ہیں یا پھر ان کی باتوں میں زمینی حقائق بیان ہوتے ہیں ۔

اور بسا اوقات یہ علم دل میں غور و فکر اور استدلال و استنباط سے بھی حاصل ہوجاتا ہے، یا پھر خود سے مشاہدہ کرنے سے بھی علم حاصل ہوتا ہے ۔

اور کبھی ذاتی کاوش کے بغیر اللہ تعالی زبردستی انسان کو علم عطا کر دیتا ہے ۔ ۔ ۔ یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالی مومنوں کے دلوں میں ایمان ڈالتا ہے، چاہے یہ ایمان بندے کی طرف سے اپنائے گئے کسی سبب کی بنا پر ہو مثلاً : وہ خود غور و فکر کرے، یا کوئی اور غور و خوض کرے، یا اس کے بغیر ۔

لہذا اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ معرفت الہی اور ایمان ذاتی عقل و فکر اور استدلال سے حاصل ہو سکتا ہے جیسے کہ قدریہ کہتے ہیں تو وہ گمراہ ہے ۔

ں"(29-28/9)

واللہ اعلم